

متحدہ دینی محاذ کا قیام

پاکستان کی موجودہ نازک ترین صورتحال دن بدن امریکی غلامی، اس کی سازشوں نام نہاد عالمی کولیشن میں شمولیت پھر اس کے فرنٹ لائن بننے کے باعث اور موجودہ حکومت کی نااہلی، بدانتظامی و کرپشن کے باعث بگڑتی چلی جا رہی ہے۔ امن و امان کی خراب صورتحال نے تو تقریباً ملک بھر کو معذور و معطل کر دیا ہے اور رہی سہی کسر روز افزوں کرپشن کی ”ترقی“ کے باعث پوری ہو گئی ہے۔ سیکولر سیاسی جماعتیں اور قوم پرست پارٹیاں تو شروع دن ہی سے امریکہ اور اس کے حواریوں کے جھنڈے تلے قومی دہلی غلامی پر متفق و متحد ہیں اور ان کی صفیں یکجا و درست ہیں۔

یورپ کی غلامی پر رضا مند ہواؤ مجھ کو تو گلہ تھھ سے ہے یورپ سے نہیں

لیکن زیادہ تکلیف دہ امر یہ ہے کہ اس تمام خراب صورتحال اور زمینی حقائق کے ادراک اور حالات و واقعات کے بدلتے تیوروں کے باوجود مذہبی قیادت کی صفیں نہ صرف پریشاں بلکہ ان کا شیرازہ پہلے سے زیادہ بکھر چکا ہے اور دور دور تک آپس میں مکمل اتفاق و اتحاد کا کوئی راستہ نظر نہیں آ رہا ہے۔ ماضی قریب میں مختلف دینی و سیاسی جماعتوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کی آوازیں اٹھتی رہیں اور اس ضمن میں ایک آدھ سنجیدہ کوششیں بھی ہوئیں۔ اسی سلسلے میں ”دفاع پاکستان کونسل“ کا قیام اور اس کی شاندار سیاسی کارکردگی نے امریکی غلامی کی لوری کے نتیجے میں سونے والی قوم کو کافی حد تک خواب غفلت سے نہ صرف جگایا بلکہ قوم میں عالمی استعمار اور اس کے ایجنٹوں کے خلاف بیداری و حمیت کی ایک نئی روح بھی پیدا کر دی۔ گو کہ ”دفاع پاکستان کونسل“ ایک غیر سیاسی پلیٹ فارم تھا۔ اور اس کا اصل مقصد ملک کی تمام مذہبی و نظریاتی جماعتوں کو ایک نکتہ ایجنڈے پر متفق کرنا تھا کہ پاکستان فوری طور پر امریکی و نیٹو اتحاد سے باہر آ جائے اور اس کا کندھا مزید مسلمانوں کے خون بہانے کیلئے استعمال نہ کیا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ ”دفاع پاکستان کونسل“ کی قیادت نے تمام مذہبی و سیاسی جماعتوں کو بار بار اس پلیٹ فارم میں شمولیت کی دعوت دی۔ لیکن بد قسمتی سے امریکی کمپ میں بیٹھے ہوئے سیاسی جماعتوں اور اس بدترین امریکی اتحادی حکومت کے دیرینہ اتحادیوں نے اس کونسل میں شمولیت تو کجا بلکہ مخصوص اشاروں اور خاص ایجنڈے کے تحت اس کی بھرپور مخالفت کو اپنا دھڑا اور سیاسی ایجنڈا بنالیا اور اس کے مقابلے و مخالفت میں ملک بھر میں اجتماعات کرائے گئے۔ لیکن الحمد للہ ”دفاع پاکستان کونسل“ کا حریت و آزادی اور کامل بیداری کا سفر جاری و ساری ہے۔ اسے سیاسی مخالفین کے لومۃ لائم، طعن و تشنیع اور الزامات کے تیر و نیزوں نے کم ہمتی، شکستہ پائی اور کم رفتاری پر مجبور نہیں کیا۔ ع نہ ہم منزل سے باز آئے نہ ہم نے راستہ بدلا

پھر کونسل کی مقبولیت و افادیت و فعالیت کو مزید کم کرانے کیلئے اسکے مد مقابل ایک بار پھر متحدہ مجلس عمل کے تین مردہ میں

جان ڈالنے کی ناکام کوشش کی گئی۔ جس طرح ماضی میں ”دفاع افغانستان و پاکستان کونسل“ کو غیر فعال بنانے کیلئے جبریل پرویز مشرف اور اس کے اہم جرنیلوں کے کہنے پر ایم ایم اے بنائی گئی تھی اور جس کا اعتراف اب پرویز مشرف اپنے انٹرویوز میں کھلم کھلا کر چکے ہیں۔ اسی لئے تو ایم ایم اے نے پانچ سال تک پرویز مشرف کی غیر آئینی حکومت اور اس کی وردی کو نہ صرف دوام بخشا بلکہ اس کے گناہ بھی بخشوائے۔ چنانچہ ایک بار پھر ”دفاع پاکستان کونسل“ کے مقابلے میں اور اسے غیر فعال بنانے کیلئے جہاں ایم ایم اے کا نیا ایڈیشن سامنے لایا گیا ہے وہیں کچھ پرانے مہربان ”علی بختی کونسل“ کا چلا ہوا کارتوس بھی دوبارہ آزمانے چلے ہیں۔ طرف تماشہ یہ ہے کہ کونسل میں اصل فریق جماعت ”اہل سنت والجماعت“ کا کہیں نام و نشان بھی نہیں پایا جاتا جہاں ہر سو صرف بیرونی برائے ”اتحاد بین المسلمین“ ہی کا ٹریڈ نظر آتا ہے۔ اب تازہ اطلاعات کے مطابق ایم ایم اے والے سیٹ ایڈجسٹمنٹ کے نام پر اے این پی جیسی تشدد پسند امریکی نواز قوم فروش اور اسلام بیزار جماعت کے ساتھ اور دیگر سیکولر جماعتوں کے ساتھ صوبائی اور علاقائی سطح پر بھی مکہ طور پر آئندہ الیکشن کیلئے گھ جوڑ کر رہے ہیں اور اگر سیٹ ایڈجسٹمنٹ اور اتحاد نہیں کرنا تو وہ جمعیت علماء اسلام (س) جماعت اسلامی پاکستان، جماعت اہل سنت والجماعۃ (سپاہ صحابہؓ) اور جمعیت علماء اسلام نظر بناتی کے ساتھ نہیں کرنا اور نہ انہیں درخور اعتناء سمجھتا ہے۔ لیکن اس تمام تر زیادتیوں اور ”دفاع پاکستان کونسل“ و ”متحدہ دینی محاذ“ کو برا بھلا کہنے کے باوجود ”متحدہ دینی محاذ“ دیگر سیاسی جماعتوں کی طرح متحدہ مجلس عمل وغیرہ کیساتھ بھی انتخابی اتحاد کیلئے تیار ہے کیونکہ ہم دائیں بازو کے ووٹ کو منقسم کرنے کے قائل نہیں اور اسی لئے بھی کہ آنے والے انتخابات پاکستان کیلئے امریکی غلامی کے تسلط سے نکالنے کیلئے ایک بڑا موقع ہیں۔ اگر اس اہم ترین موڑ پر بھی تمام دینی قائدین اور جماعتوں نے عقل و دانش کا مظاہرہ نہ کیا اور اپنی آنکھیں نہ کھولیں اور اپنی اُٹا کے بت کی پرستش کرتے رہے تو اس کا خمیازہ ملک و ملت کیساتھ ساتھ ان دینی جماعتوں اور قائدین کو بھی بھگتنا پڑے گا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس نازک وقت میں جبکہ سارے عالم اسلام میں اسلامی جماعتوں کی پذیرائی ہو رہی ہے اور مختلف اسلامی ممالک کے انتخابات میں کامیابی ان کے قدم چوم رہی ہے لہذا اس تمام تناظر میں اہل وطن اور سنجیدہ حلقوں کی نگاہیں بھی دینی جماعتوں کے مستقبل کی سیاست اور اتحاد پر لگی ہوئی ہیں خدا کرے کہ پاکستان میں بھی مصر، تیونس، لیبیا، اردن اور ترکی وغیرہ کی طرح تمام دینی و سیاسی اور محبت وطن جماعتیں یکجا ہو کر آئندہ الیکشن کیلئے متفق و متحد ہو جائیں اور امریکی غلامی و عالمی کلینشن سے پاکستان کو باہر کرنے کا ایک نکاتی ایجنڈا قوم کے سامنے پیش کریں ان شاء اللہ قوم انہیں ماضی کی طرح مایوس نہیں کرے گی۔ اگر ہمارے قائدین خلوص نیت سے اپنے اپنے مفادات اور قد سے ذرا اونچا جھانک لیں تو پاکستان میں بھی آنے والے الیکشن میں انہیں خاطر خواہ پذیرائی مل سکتی ہے۔ بشرطیکہ سوچنے والی عقل دیکھنے والی آنکھ اور خلوص و جذبہ والا دل موجود ہو۔

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے ارے اے ”جہ و دستار والو“ تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستاںوں میں